



سوال

(202) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور دریائے نیل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ واقعہ صحیح ہے کہ دریائے نیل نے جب ہسنا بند کر دیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف نظر لکھا تھا۔ جب دریائے نیل میں آپ کا خط ڈالا گیا تو دریا کا پانی دوبارہ جاری ہو گیا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ واقعہ ”ابن لہیعۃ عن قیس بن حجاج عن حدیثہ“ کی سند کے ساتھ درج ذیل کتابوں میں مذکور ہے: فتوح مصر لابن عبدالحکم (ص ۱۵۰، ۱۵۱) کتاب العظیمۃ لابن الشیخ (۳، ۱۳۲۳، ۱۳۲۵ ح ۹۳۷) شرح اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ للالکافی (۲، ۳۰۱ ح ۷۶ کرامات) و کرامات اولیاء اللہ (۶۶) [و تفسیر ابن کثیر (۳، ۳۶۳، السجدۃ: ۲۷) و مسند الفاروق (۱، ۲۲۳، ۲۲۴) البدایہ والنہایہ (۱، ۲۳)]

اس سند میں عبداللہ بن الہیعہ مدلس راوی ہے۔ (طبقات المدلسین ۱۳۰، ۵)

اور روایات معنعن ہے۔ قیس بن الحجاج تبع تابعی ہے۔ اس کے استاد کا نام معلوم نہیں ہے لہذا یہ سند ظلمات (میں سے) ہے۔

خلاصۃ القصص: اس قصے کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو لوگوں نے سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ ہمارا (دریائے) نیل اس سال صرف اسی وقت پانی سے چلے گا جب اس مہینے کی گیارہویں رات کو ایک لڑکی اس میں پھینکی جائے گی۔ تو سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو امیر المؤمنین نے جواب میں ایک رقم بھیجا جس پر لکھا ہوا تھا: ”اللہ کے بندے عمر کی طرف سے دریائے نیل کی طرف! اگر تو خود بخود بہتا تھا تو نہ بہہ اور اگر تجھے بہانے والا اللہ ہے تو میں اللہ واحد قہار سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے چلا دے۔“ جب رقم دریا میں ڈالا گیا تو وہ دس ہاتھ بلند ہو کر بہنے لگا۔

خلاصۃ التفتیح: یہ روایت ضعیف و مردود ہے لہذا یہ سارا قصہ بے بنیاد و باطل ہے۔

حذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 471

محدث فتویٰ